AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani[as]

لِّيُخۡرِجَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

القرآن الحکیم ۱۲:۶۵

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

النور

ہجرت ۱۳۹۴ھش
مئی ۲۰۱۵ء

خلافت نمبر

Ahmadiyya Muslim Community Booth at the 2015 Tucson Festival of Books

توسان کے کتابی تہوار میں جماعت احمدیہ کا سٹال

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا

منظوم کلام

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چُھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اَے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو مَیں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تُو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اِک دِن ندامت آنے والی ہے

خُدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سُنو اے مُنکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خُدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے

خُدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خُدا سے یہ علامت آنے والی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

(البقرۃ:۲۵۸)

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

(سورۃالمائدہ: 24)

اور اللہ پر ہی توکل کرو اگر تم مومن ہو۔

وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَىِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِهٖ ؕ

(سورۃالفرقان: 59)

اور توکّل کر اس زندہ پر جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کر۔

(700حکمِ خداوندی صفحہ 81)

نگران: ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت احمدیہ، یو ایس اے

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا

مدیر: سید ساجد احمد

معاون مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ: publications@ahmadiyya.us

OR Editor Ahmadiyya Gazette 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

فہرست

خلافت کے بارہ میں چند قرآنی آیات

یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡہَا وَ یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

سورۃ البقرۃ:۳۱

اور (یاد رکھ) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تُو اُس میں وہ بنائے گا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اُس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

النور:۵۶

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً فِی الۡاَرۡضِ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الۡہَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌۢ بِمَا نَسُوۡا یَوۡمَ الۡحِسَابِ ﴿۲۷﴾

صٓ:۲۷

اے داوٗد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور میلانِ طبع کی پیروی نہ کر ورنہ وہ (میلان) تجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے گا۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے تھے۔

احادیث مبارکہ

آنحضرت ﷺ کی امّت کو خلافت کی خوشخبری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ خَلَعَ یَداً مِنْ طَاعَۃٍ لَقِيَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا حُجَّۃَ لَہٗ، وَمَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِيْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً وَفِيْ رِوَایَۃٍ: مَنْ مَاتَ وَھُوَمُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَۃِ فَاِنَّہٗ یَمُوْتُ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً

(مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظھور الفتن).

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو گی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

****

مَامِنْ نُبُوَّۃٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ

(کنز العمال)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا: ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

****

عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَلْاَمْرُ یَنْزِلُ بِنَا بَعْدَکَ لَمْ یَنْزِلْ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ وَلَمْ یُسْمَعْ مِنْکَ فِیْہِ شَیْئٌ قَالَ: اَجْمِعُوْا لَہُ الْعَابِدِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ وَاجْعَلُوْہُ بَیْنَکُمْ شُوْرٰی وَ لَاتَقْضُوْا بِرَاْیٍ وَّاحِدٍ۔

(در منثور۔ اعلام الموقعین لابن قیم)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک بار) آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ حضورؐ! بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپ کی کسی سنت کا علم ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو۔ اکیلے صرف اپنی رائے سے فیصلہ نہ کرو۔

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں — خُدا سے خُدا کی خبر لاتے ہیں

منظوم کلام امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو عُشّاق اس ذات کے ہوتے ہیں — وہ ایسے ہی ڈر ڈر کے جاں کھوتے ہیں

وُہ اُس یار کو صدق دکھلاتے ہیں — اسی غم میں دیوانہ بن جاتے ہیں

وہ جاں اُس کی راہ میں فِدا کرتے ہیں — وہ ہر لحظہ سَو سَو طرح مرتے ہیں

وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا — مگر اُس کی ہو جائے حاصل رضا

یہ دیوانگی عشق کا ہے نشاں — نہ سمجھے کوئی اس کو جز عاشقاں

غرض جوشِ اُلفت سے مجذوب وار — یہ نانک نے چولہ بنایا شِعار

مگر اس سے راضی ہو وُہ دلستاں — کہ اُس بن نہیں دل کو تاب و تواں

خُدا کے جو ہیں وُہ یہی کرتے ہیں — وہ لعنت سے لوگوں کی کب ڈرتے ہیں

وہ ہو جاتے ہیں سارے دلدار کے — نہیں کوئی اُن کا بجُز یار کے

وہ جاں دینے سے بھی نہ گھبراتے ہیں — کہ سب کچھ وہ کھو کر اُسے پاتے ہیں

وہ دلبر کی آواز بن جاتے ہیں — وہ اُس جاں کے ہمراز بن جاتے ہیں

وہ ناداں جو کہتا ہے دَر بند ہے — نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے

نہیں عقل اُس کو نہ کچھ غور ہے — اگر وید ہے یا کوئی اَور ہے

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں — خُدا سے خُدا کی خبر لاتے ہیں

انسانِ کامل کو کب خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے؟

"۔۔۔ ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّۂ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے ربِّ معبود کیلئے ادا نہ کرلے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیز گاری کی رُوح سے قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیز گاروں کے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی۔ اُس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچ دیا ہو اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلیات ہیں تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبولِ فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسانِ کامل کو حضرتِ احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقامِ خلافت متحقق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لا کر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے اور یہ انسان ان سب کا وارث کیا جاتا ہے۔۔۔" (روحانی خزائن جلد ۱۶، خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۶۔۴۰)

مسلمانوں کو روحانی خلافت کا وعدہ

ارشاداتِ عالیہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا نے تم میں سے بعض نیکوکار ایمانداروں کے لئے یہ وعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفے کرے گا انہیں کی مانند جو پہلے کرتا رہا ہے اور ان کے دین کو کہ جو ان کے لئے اس نے پسند کر لیا ہے یعنی دین اسلام کو زمین پر جما دے گا اور مستحکم اور قائم کر دے گا اور بعد اس کے کہ ایماندار خوف کی حالت میں ہوں گے یعنی بعد اس وقت کے کہ جب بباعث وفات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ خوف دامنگیر ہو گا کہ شاید اب دین تباہ نہ ہو جائے۔ تو اس خوف اور اندیشہ کی حالت میں خدائے تعالیٰ خلافت حقہ کو قائم کر کے مسلمانوں کو اندیشہ ابتری دین سے بے غم اور امن کی حالت میں کر دے گا وہ خالصاً میری پرستش کریں گے اور مجھ سے کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ یہ تو ظاہری طور پر بشارت ہے مگر جیسا کہ آیات قرآنیہ میں عادت الٰہیہ جاری ہے اس کے نیچے ایک باطنی معنے بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ باطنی طور پر ان آیات میں خلافت روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر یک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الٰہیہ دلوں سے اٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ روبہ دنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھ پر روحانی طور پر نصرت اور فتح دین کی ظاہر ہو۔ اور حق کی عزت اور باطل کی ذلت ہو۔ تا ہمیشہ دین اپنی اصلی تازگی پر عود کرتا رہے اور ایماندار ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آجائیں۔ (براہین احمدیہ)

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال تک ہو گی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ تو پھر اس کے مقابل پر کوئی حدیث پیش کرنا اور اس کے معنی مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی سمجھ ہے اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی هذا خليفة الله المهدى اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی علماء کو اس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے کیا معترض نے غور نہیں کی کہ جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں کہ حارث آئے گا۔ مہدی آئے گا۔ آسمانی خلیفہ آئے گا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔ اول خلافت راشدہ کا زمانہ پھر فیج اعوج جس میں ملک عضوض ہوں گے اور بعد اس کے آخری زمانہ جو زمانہ نبوت کے نہج پر ہو گا۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا اول زمانہ اور پھر آخری زمانہ باہم بہت ہی متشابہ ہیں اور یہ دونوں زمانے اس بارش کی طرح ہیں جو ایسی خیر و برکت سے بھری ہوئی ہو کہ کچھ معلوم نہیں کہ برکت اس کے پہلے حصہ میں زیادہ ہے یا پچھلے میں۔ (شہادت القرآن)

حضرت مسیح موعود اور رفقاء سلسلہ کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات اور بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

ہماری عملی اور اعتقادی حالتیں ایسی ہوں کہ ہم دوسروں سے منفرد پہچانے جائیں

حقیقی توحید اس وقت قائم ہوگی جب ہم احدیت کی حقیقت کو سمجھیں گے۔ خدا تعالیٰ کے واحد اور احد ہونے کی لغت سے وضاحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے دعوت الی اللہ سے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات اور آپ کے بیان فرمودہ بعض واقعات پیش فرمائے جن کا براہ راست یا بالواسطہ تعلق حضرت مسیح موعود سے ہے۔ جن سے بہت سی سبق آموز باتیں سامنے آتی ہیں اور جن سے آج کل بھی ہمیں اپنے راستے متعین کرنے کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود کو دعوت الی اللہ کے لئے عجیب عجیب خیال آتے تھے اور وہ رات دن اسی فکر میں رہتے تھے کہ دین حق کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ آپ نے تجویز کی کہ ہماری جماعت کا لباس ہی الگ ہو تا کہ ہر شخص بجائے خود دعوت الی اللہ کے لئے ایک نمونہ ہو سکے۔ فرمایا کہ یقیناً آپ کی یہی خواہش ہوگی کہ اس طرح جہاں ایک لباس دیکھ کر اور پھر عملی اور اعتقادی حالت دیکھ کر غیروں کی توجہ ہوگی وہاں خود بھی یہ احساس رہے گا کہ میں ایک احمدی کی حیثیت سے پہچانا جاؤں گا، اس لئے میں نے اپنی عملی اور اعتقادی حالت کو درست بھی رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس آج بھی یہ ہمیں احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہماری حالتیں ایسی ہوں کہ ہر ایک ہمیں دیکھ کر پہچان سکے کہ یہ احمدی ہے اور یہ دوسروں سے منفرد ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مربی کی شکل مومنانہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی ظاہری شکل دینی شعار کے مطابق ہونی چاہئے اور انہیں اپنی داڑھیوں میں، بالوں میں اور لباس میں سادگی اختیار کرنی چاہئے، دین تمہیں صاف اور نظیف لباس پہننے سے نہیں روکتا بلکہ وہ خود حکم دیتا ہے کہ تم ظاہری صفائی کو ملحوظ رکھو اور گندگی کے قریب بھی نہ جاؤ مگر لباس میں تکلف اختیار کرنا منع ہے۔ پس ہر معاملے میں اعتدال ہونا چاہئے۔

حضور انور نے دعوت الی اللہ کے حوالے سے حضرت مصلح موعود اور دیگر رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ مخالفت بھی ہدایت کا موجب ہوتی ہے، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مخالفت تمہاری ترقی کی علامت ہے جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے آکر اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا تھا۔ احدیت کے رستے میں پیدا ہونے والی روکوں کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کو ایک جوش تھا اور یہی وہ جوش تھا جس نے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچا اور دین کی سچائی کے لئے بنیاد قائم کر دی۔

حضور انور نے واحد اور احد کی مختصر وضاحت لغت کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ واحد بھی ہے اور احد بھی ہے۔ واحد سے مراد صفات میں واحد ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک حد تک انسان پر تو ہو سکتا ہے اور اس کی اعلیٰ ترین مثال جو کسی انسان میں ہو سکتی ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور احد سے مراد اللہ تعالیٰ کا اکیلا ہونا ہے اور احد کے مقابلے میں دوسری کسی چیز کا تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حقیقی توحید اس وقت قائم ہوگی جب احدیت کی حقیقت کو ہم سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے مقاصد کو پورا کرتے ہوئے حقیقی توحید کے قائم کرنے والے ہوں۔ آمین

رفقاءِ مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات جنہوں نے گرہن کا نشان دیکھ کر بیعت کی اور اطاعت وخلوص اور وفا شعاری میں بڑھتے چلے گئے

مارچ کا مہینہ، جمعہ کا دن اور یہ سورج گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ یاد کروانے والے ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج یہاں سورج گرہن تھا اور اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی لگا۔ آنحضرت ﷺ نے ایسے موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ وخیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس لحاظ سے جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی، جماعت کو ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔

مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑا زبردست نشان سورج اور چاند گرہن تھا، جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق ومغرب میں حضرت مسیح موعود کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کے نشان کا حضرت مسیح موعود اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کے اس گرہن کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جا سکتا یعنی مخصوص تو نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ اس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا۔ اور پھر آج کے دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے توجہ ہوتی ہے کیونکہ اسی مہینے میں یوم مسیح موعود بھی ہے۔ گویا یہ مہینہ، یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کرانے والے ہیں۔

حضور انور نے اس حوالے سے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے۔ حضور انور نے بعض رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے جنہوں نے سورج اور چاند گرہن کا نشان دیکھ کر مسیح موعود کی تلاش اور جستجو کی، قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی، اطاعت وخلوص اور وفا شعاری میں بڑھتے چلے گئے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط اور صیقل کیا۔

حضرت غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں میں ایک مولوی بدرالدین نامی شخص تھے۔ میں بدرالدین صاحب کے گھر کے سامنے اُن کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن کو سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا کہ مہدی صاحب کی علامات ظہور میں آگئیں اور ان کی آمد کا وقت آن پہنچا۔ بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہو گئے۔ مولوی صاحب بہت ہی مخلص، نیک فطرت اور پُر اخلاص تھے۔ انہوں نے اپنے والدین اور بیوی کو ایک سال کی کوشش کر کے احمدی کیا۔ پھر حضور انور نے حافظ محمد حیات صاحب آف لالیاں کا بیان کردہ ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا، 1894ء میں سورج اور چاند گرہن والے نشان کے ظاہر ہونے پر لالیاں سے دو یا تین آدمیوں پر مشتمل ایک وفد حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور اس نشان کی تصدیق کی خاطر لالیاں سے پیدل سفر کر کے قادیان پہنچا اور سورج اور چاند گرہن کے اس نشان کو آپ کی ذات میں سچ پا کر آپ کی بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔

حضور انور نے اسی طرح بعض اور واقعات بھی بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرنے کے بجائے آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر عزیزم احمد یحییٰ باجوہ ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب جرمنی جو کہ جامعہ احمدیہ کے طالب علم تھے، ایک حادثے میں وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود نے بے شمار اشتہارات شائع فرمائے جو ہمدردیٔ مخلوق اور اصلاح دنیا کا درد ظاہر کرتے ہیں

دین کے غلبہ کے لئے اخلاق کی درستی، اطاعت، قربانی اور روحانیت میں ترقی کرنا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے نہ کبھی ہمیں پہلے چھوڑا ہے اور نہ کبھی چھوڑے گا بشرطیکہ ہم سچے دل کے ساتھ اس سے چمٹے رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی آمد کے مقصد کی جن پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک اشاعت دین کے لئے اشتہارات کی اشاعت بھی ہے۔ آپ نے اپنے دعویٰ سے لے کر وفات تک بے شمار اشتہارات شائع کئے، اور یہ سب اشتہارات مذہبی دنیا کا ایک خزانہ ہیں۔ آپ اکیلے یہ کام خاص محنت سے کرتے تھے۔ یہ اشتہارات بھی آپ کی مخلوق کے لئے ہمدردی اور دنیا کی اصلاح کا درد ظاہر کرتے ہیں۔ اصلاح دنیا کے اسی درد کو قائم رکھنا اور اس کام کو آگے چلانا آپ کی جماعت کے اب افراد کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں اشتہارات کے ذریعہ سے ہی دعوت الی اللہ ہوا کرتی تھی اور ان کی کثرت سے اشاعت کی جاتی تھی۔ اس دور میں 2 ہزار کی تعداد میں اشاعت بھی بہت زیادہ تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب دو تین لاکھ کی تعداد میں شائع ہوں تو حرکت پیدا ہوگی۔ فرمایا کہ اس سلسلہ میں بعض جماعتوں نے کام کیا اور بہت مثبت نتائج نکلے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے ارشادات پیش فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جماعت میں شامل ہونے والے تین قسم کے لوگوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دنیا میں ترقیات کے ذرائع اور ہیں اور دین میں ترقی کے ذرائع بالکل اور ہیں۔ دین کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اخلاق کی درستی کی جائے، قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جائے، نمازیں پڑھی جائیں تا کہ روحانیت میں ترقی ہو، روزے رکھے جائیں، اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا کیا جائے، اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کیا جائے۔ فرمایا کہ ضرورت کے موقع پر جھوٹ بول لینا، دھوکا فریب کرنا، چال بازی سے کام لینا اور غیبت، چغلی سے فائدہ اٹھالینا، اور پھر تم یہ امید رکھو کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو جائے، یاد رکھو تمہیں ہرگز وہ کامیابی حاصل نہیں ہوگی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی ایمانداری اور روحانیت کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات پیش فرمائے جن کا تعلق حضرت مسیح موعود کی زندگی اور جماعت احمدیہ کے ابتدائی حالات سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر صبح جو چڑھتی اپنے ساتھ تازہ ابتلاء اور تازہ ذمہ داریاں لاتی اور ہر شام جو پڑتی اپنے ساتھ تازہ ابتلاء اور تازہ ذمہ داریاں لاتی مگر خدا کی نصرت کی نسیم سب فکروں کو خس و خاشاک کی طرح اڑا کر پھینک دیتی اور وہ بادل جو ابتدائے سلسلہ کی عمارت کی بنیادوں کو اکھاڑ کر پھینک دینے کی دھمکیاں دیتے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں رحمت اور فضل کے بادل ہو جاتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی گو بعض ممالک میں احمدیوں کے حالات تنگ ہیں لیکن اس کے باوجود کسمپرسی کی وہ حالت نہیں ہے۔ مالی لحاظ سے اور باقی انتظامات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں احمدیت پہنچ چکی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید کشائش پیدا ہو رہی ہے اور اگر بعض مشکلات ہوتی بھی ہیں تو خدا کی آواز آج بھی ہمارا سہارا بنتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نہ کبھی ہمیں پہلے چھوڑا ہے اور نہ کبھی چھوڑے گا بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ چمٹے رہیں۔ ہر قربانی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو لئے ایک نیا راستہ ہمیں دکھاتی ہے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں حفاظت الٰہی اور خدا تعالیٰ کے آپ کے ساتھ پیار و محبت کے سلوک کے دو واقعات بیان کئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں، خالص اور چمکتی ہوئی توحید کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم نعمان احمد انجم صاحب رفاہ عام کراچی کی راہ مولیٰ میں قربانی اور مکرم فاروق احمد خان صاحب نائب امیر ضلع پشاور کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کیا اور نماز جمعہ کے بعد مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

نئے بیعت کرنے والوں کے ایمان ویقین میں مضبوطی اوراخلاص وروحانیت میں ترقی کرنے کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کی کتب اور حضور انور کے خطبات سے نومبائعین کی علمی، عملی اور روحانی حالتیں بہتر ہو رہی ہیں

اپنے اور نئے احمدیوں کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کے ساتھ ساتھ ہمیں دنیا کی خیر خواہی کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3/اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا، پھولنا اور بڑھنا ہے،حضور انور نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے نو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے واقعات بیان فرمائے،جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے نور صداقت پیدا کیا اور بیعت کرنے کے بعد وہ اپنے ایمان میں مضبوط اور یقین، اخلاص اور روحانیت میں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں،نمازوں میں ذوق وشوق اور سرور آنے لگا ہے،ان کی عملی حالتیں بھی بہتر ہوئیں اور احمدیت کے علم کلام کے ذریعے ان کے علم وعرفان میں بھی اضافہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد وہ نیک فطرت لوگ خود بیان کرتے ہیں کہ احمدیت کی وجہ سے ہمیں دین حق کی تعلیمات کو سمجھنے میں آسانی ہوئی ہے۔نمایاں عملی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو رہا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہی چیز ہر احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔گنی کنا کری کے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد مجھ میں ایک ایسی روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے جسے پہلے میں نے کبھی بھی محسوس نہیں کیا تھا، مجھے وہ روحانی سکون ملا ہے جسے برسوں سے مجھے تلاش تھی، کانگو کے ایک پادری نے احمدیت قبول کی، وہ لکھتے ہیں کہ جو دل کو تسلی اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا احساس احمدیت میں ہوا ہے اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا،اب احمدیت ہی میرا سب کچھ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعے بھی بہت سے لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، پھر یہ کہ حضرت مسیح موعود کا کلام بھی دلوں پر اثر ڈالتا ہے۔مراکش کے ایک دوست لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی اور میں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہ میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہے۔فرمایا کہ بوسنیا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال میں آپ نے عملی اصلاح کے بارے میں جو خطبات دئے تھے ان کے نتیجے میں خصوصاً نماز فجر کی حاضری میں غیر متوقع طور پر افراد شامل ہو رہے ہیں۔میسیڈونیا کے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ پہلے پردہ نہیں کرتی تھیں مگر جلسہ سالانہ جرمنی سے آپ کا لجنہ کا خطاب سن کر انہوں نے حجاب لینا شروع کر دیا ہے اور اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں اور احمدیت پر ثابت قدم ہیں اور خدا کے فضل سے ایمان میں بھی ترقی کر رہی ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ہماری نوجوان بچیوں اور عورتوں کو خاص طور پر اس طرف دھیان دینا چاہئے کہ پردہ دینی حکم ہے اس لئے اس پر عمل کرتے ہوئے پردہ کا اہتمام کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسے ایمان افروز بیعت کرنے والوں کے واقعات پر مبنی رپورٹس جب میں پڑھتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے،خوابوں کے ذریعہ لوگوں کی راہنمائی فرما رہا ہے۔مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود کی طرف نیک فطرتوں کے دل پھیر رہی ہیں،علم وعرفان میں ترقی اور عملی حالتوں میں بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔پس یہ باتیں حضرت مسیح موعود کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کا پتہ دیتی ہیں اور دین حق کی برتری ثابت کر رہی ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود کا فہم وادراک پیدا کر رہی ہیں۔فرمایا کہ پس ہمیں نئے آنے والوں کے واقعات سن کر جہاں اپنے اور ان کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کرنی چاہئے وہاں دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔حضور انور نے اسلامی ممالک کے موجودہ حالات بیان کر کے ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

حضور انور نے آخر پر مکرم انتصار احمد ایاز صاحب بوسٹن امریکہ ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر جبکہ عزیزم وسیم احمد طالبعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے سے مومن خدا کا قرب پاتا اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے

یقینی فلاح پانے کی ضمانت ان مومنوں کو دی گئی ہے جو نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک رہتا ہے جب تک اس کے برگزیدہ سے تعلق ہے ورنہ ذلت اور گمراہی کے کنویں میں گر گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 / اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ المومنون آیات 2 اور 3 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً مومن کامیاب ہو گئے، وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ حضور انور نے لفظ خشوع کے لغوی معنی بیان کئے اور فرمایا کہ اس ایک لفظ میں ایک حقیقی مومن کی نماز اور عبادت کا وسیع نقشہ کھینچا گیا ہے۔ عاجزی، اپنے نفس کو مٹا کر اور خشوع وخضوع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے سے جہاں ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا ہو گا وہاں وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کا حق بھی ادا کرنے والا بنے گا اور پھر یہ نمازیں اس کے دنیاوی معاملات سلجھانے والی بھی بن جائیں گی۔ انا اور نفس کی بڑائی کے چنگل سے آزاد ہو کر اپنی نظروں کو حیاء کی وجہ سے نیچے رکھتے ہوئے صرف نماز میں ہی نہیں بلکہ عام روزمرہ زندگی میں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کی بے شمار برائیوں سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا کہ مومنوں کے فلاح پانے میں جس کامیابی کا ذکر ہے اس میں بڑی وسعت ہے۔ حضور انور نے لغت سے فلاح کے معنی بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ یہاں یقینی فلاح کی ضمانت ان مومنوں کو دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے فیض پانے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کی پہلی شرط نمازوں اور عبادتوں میں خشوع پیدا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز وگداز کی حالت ہے جو نماز اور یادالٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفے کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش ونگار اس میں مخفی ہیں۔ جس طرح نطفہ رحم میں جا کر بچہ بن کر پیدا ہوتا ہے اور پھر ایک کامل انسان تمام خصوصیات والا بن جاتا ہے۔ اسی طرح خشوع روحانی ترقی کے مدارج طے کرواتا ہوا روحانی لحاظ سے انسان کو مکمل کر دیتا ہے اور جیسا کہ نطفہ اس وقت تک معرض خطر میں ہے جب تک رحم سے تعلق نہ پکڑے، ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اس وقت تک خطرے سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے۔ پس نطفے میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبے میں جو خشوع کی حالت ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحیم خدا کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے۔ یہ عجیب دلچسپ مطابقت ہے کہ جیسا کہ نطفہ جسمانی وجود کا اول مرتبہ ہے اور جب تک رحم کی کشش اس کی دستگیری نہ کرے وہ کچھ چیز ہی نہیں، ایسا ہی حالت خشوع روحانی وجود کا اول مرتبہ ہے اور جب تک رحیم خدا کی کشش اس کی دستگیری نہ کرے وہ حالت خشوع کچھ بھی چیز نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ان کا اس وقت تک رہتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کے فرستادے سے تعلق ہے اور جہاں وہ تعلق چھوڑا وہاں ذلت اور گمراہی کے کنویں میں گر گئے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہئے، اس کی رحیمیت کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے، اس کے فضلوں کو طلب کرنے اور اس سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چند دعاؤں کے قبول ہو جانے یا چند سچی خوابوں پر نازاں نہیں ہو جانا چاہئے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو انسان کی مسلسل کوشش جو اس کی رحیمیت کو جذب کرنے کے لئے وہ کرتا ہے، قبولیت کا درجہ دیتا ہے۔ پس ہمیں اپنے انجام کی طرف توجہ رکھنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی رحیمیت کو جذب کرتے ہوئے ہمارے ہر عمل سے وہ بچہ پیدا ہو جو ہر لحاظ سے مکمل ہو۔ ان لوگوں میں ہم شمار ہوں جو جوں جوں عبادت میں ترقی کرنے والے ہوں، تذلل بھی ان کا بڑھتا چلا جائے، مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نماز شروع کرنے اور ختم کرنے میں ایک واضح فرق ہو، اگر نماز شروع کرنے سے پہلے اس میں کوئی انا یا تکبر کا حصہ تھا بھی تو نماز ختم کرتے وقت اس کا دل ان چیزوں سے پاک ہونا چاہئے۔ ہر دن ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرواتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھانے والا بنائے، ہمیں استغفار کرتے رہنے والا بنائے، ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں فلاح پانے والے ہوں۔ آمین

علم توجہ چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ مسمریزم ایمان کی قوت ارادی کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے انمول پہلو

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں اور آج تک پوری ہو رہی ہیں، جماعت کی ترقی اس کا ثبوت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/ اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ایک موقع پر دعا کی اہمیت بیان فرما رہے تھے کہ کس طرح دعا سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے علم توجہ یعنی مسمریزم کے متعلق بھی بیان فرمایا کہ جو لوگ مسمریزم کرنے کے ماہر ہوتے ہیں وہ بھی اس علم کے ذریعہ سے لوگوں میں تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں مگر یہ عارضی اور انفرادی ہوتی ہیں اور پھر ایسی بھی نہیں ہوتیں جس سے کوئی انقلابی فوائد حاصل ہو رہے ہوں جبکہ دعائیں اگر اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائیں تو قوموں کو سنوارنے والی بن جاتی ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ علم توجہ تو محض چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا ہی بیان فرمودہ مسمریزم سے متعلق ایک واقعہ پیش فرمایا جو کہ حضرت مسیح موعود کی ایک مجلس میں ہوا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے پر مسمریزم کرنے والے کو نہ صرف ناکام و نامراد کیا بلکہ اسے نشان بھی دکھایا۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس شخص کی اس حرکت کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مسمریزم کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت ارادی اور انسان کی قوت ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ قوت ارادی عطا فرماتا ہے اس کے سامنے انسانی قوت ارادی تو بچوں کا سا کھیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے غیروں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ 1904ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسے میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر از جماعت دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس جلسے میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دوران تقریر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ اس وقت میرے ساتھ ایک دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا کہ دیکھو وہ کیا چیز ہے، انہوں نے دیکھا تو فوراً کہا کہ یہ تو نور کا ستون ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا تھا۔ اس نظارے کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسے نشانات ہیں جنہیں دیکھ کر لوگوں نے ایمان حاصل کیا اور پھر یہی نہیں بلکہ نشانات کی مختلف صورتیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ لوگوں پر اب بھی ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی ایک مجلس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا کہ میری ہمشیرہ کے پاس جن آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایسے جن کوئی نہیں ہوتے جن کو عام لوگ مانتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے نشانات اور معجزات کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے عبدالکریم کا معجزانہ شفاء پانے کا واقعہ اور الہام یاتیک من کل فج عمیق کے پورا ہونے کا نشان بھی پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری صداقت میں خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھلائے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ کی صداقت کے خدا تعالیٰ نے اس قدر نشانات دکھلائے ہیں کہ جن کا شمار بھی نہیں ہوسکتا۔ مگر یہ نشانات انہی کے لئے دکھلائے گئے جو عقل رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ نشانات ہمارے لئے تقویت کا موجب ہوتے ہیں۔ ایک مخالف نے جب حضرت مسیح موعود کے پاس آ کر کوئی نشان دیکھنے کا مطالبہ کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا میاں تم میری کتاب حقیقۃ الوحی دیکھ لو، تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں کس قدر نشانات دکھائے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں تو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی روزانہ کی ترقی اس کا ثبوت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ لوگوں کو بصارت عطا فرمائے اور ہم کو بھی ہر لحہ اپنے ایمان میں مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ آمین

اسلام میں خلافت کا تصور

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت حافظ حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً (البقرۃ:۳۱)

کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دنیا میں خلیفے پیدا ہوئے، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ چار قسم کے آدمیوں پر تصریح کی ہے۔ جناب الٰہی نے ایک حضرت آدم کو فرمایا۔

اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً

ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔

ایک حضرت داؤد کو فرمایا۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً فِی الۡاَرۡضِ (صٓ:۲۷)

اے داؤد! ہم نے تجھے خلیفہ بنایا۔

ایک سارے جہان کے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا۔

ثُمَّ جَعَلۡنٰکُمۡ خَلٰٓئِفَ فِی الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِھِمۡ لِنَنۡظُرَ کَیۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ (یونس:۱۵)

ہر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوں گے؟

ایک دفعہ جب میرا بیٹا پیدا ہوا، اگر وہ نہ ہوتا تو اس وقت ایک شخص تھا جس کا خیال تھا میں ہی وارث ہو جاؤں گا' تو کسی نے اس شخص سے بھی ذکر کر دیا۔ اس کو بڑا رنج ہوا اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا کہ یہ بدبخت کہاں سے پیدا ہو گیا۔ میری تو ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ مگر آج دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل لاولد ہے۔ نہ لڑکی نہ لڑکا اور پھر خدا کا ایسا فضل ہے کہ اک باغ لگا دیا۔

سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اس نے۔ داؤد کو بنایا تو اس نے۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے۔ پھر حضرت نبی کریمؐ کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ (النور:۵۶)

جو مومنوں میں سے خلیفے ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔

جنابِ الٰہی نے ملائکہ کو فرمایا کہ میں خلیفہ بناؤں گا کیونکہ وہ اپنے مقربین کو کسی آئندہ معاملہ کی نسبت جب چاہے اطلاع دیتا ہے۔ ان کو اعتراض سوجھا جو ادب سے پیش کیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا۔ حضرت صاحب نے دعویٰ تو کیا ہے مگر بڑے بڑے علماء اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ خواہ کتنے بڑے ہیں مگر فرشتوں سے بڑھ کر تو نہیں۔ اعتراض تو انہوں نے بھی کر دیا اور کہا

اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَ یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ (البقرۃ: ۳۱)

کیا تو اسے خلیفہ بناتا ہے جو بڑا فساد ڈالے اور خونریزی کرے؟ یہ اعتراض ہے، مگر مولیٰ! ہم تجھے پاک ذات سمجھتے ہیں۔ تیری حمد کرتے ہیں۔ تیری تقدیس کرتے ہیں۔

خدا کا انتخاب صحیح تھا مگر خدا کے انتخاب کو ان کی عقلیں کب پا سکتی تھیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے وقت بھی جھگڑا ہوا۔ مَا کَانَ لِیَ مِنۡ عِلۡمٍۭ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰۤی اِذۡ یَخۡتَصِمُوۡنَ ۞ (صٓ: ۷۰)

ادھر مکہ والوں نے کہا

وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ ۞ (الزخرف: ۳۲)

یہ دستار فضیلت کسی بڑے نمبر دار کے سر پر بندھتی۔ اللہ نے اس کے ردّ میں ایک دلیل دی ہے۔

اَهُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّکَ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَهُمۡ مَّعِیۡشَتَهُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا (الزخرف: ۳۳)

ان امیروں کو امیر کس نے بنایا؟ عظماء کو عظیم کس نے کیا؟ آخر کہو گے خدا نے۔ پس اسی طرح یہ کام بھی خدا نے اپنی مرضی و مصلحت سے کیا۔

پھر فرمایا دو قسم کے غلام ہوتے ہیں۔

اَحَدُهُمَاۤ اَبۡکَمُ لَا یَقۡدِرُ عَلٰی شَیۡءٍ وَّ هُوَ کَلٌّ عَلٰی مَوۡلٰىهُ ۙ اَیۡنَمَا یُوَجِّهۡهُّ لَا یَاۡتِ بِخَیۡرٍ (النحل: ۷۷)

گونگا کسی چیز پر قادر نہیں۔ جہاں جائے کوئی خیر نہ لائے۔

دوم وہ جو

یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (النحل: ۷۷)

عدل پر چلتا۔ عدل کا حکم کرتا ہے اور صراط مستقیم پر ہے۔ اب ان میں سے وہی پسند ہو گا جو مولیٰ کا خدمت گزار ہو گا۔

میں تم میں سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ رسالت کے بار اٹھانے کے قابل کون ہے۔ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَیۡثُ یَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ (الانعام: ۱۲۵) تم علم میں اور ہر امر میں ہمارے محتاج ہو۔ لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ وَ هُمۡ یُسۡـَٔلُوۡنَ ۞ (الانبیاء: ۲۴) تمہارا کوئی حق نہیں کہ ہمارے کاموں پر نکتہ چینی کرو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں اور مجھے علم ہے۔ اس کا ثبوت بھی لے لو۔ ہم آدم کو چند اسماء سکھا دیتے ہیں تم کو نہیں سکھاتے۔ دیکھیں کہ بغیر ہمارے بتانے اور سکھانے کے تم بھی وہ اسماء بتا سکو۔ فرشتوں نے عرض کیا۔ بیشک ہمیں کوئی ذاتی علم نہیں۔ علم وہی ہے جو آپ کسی کو بخشیں۔ معلوم ہوتا ہے ملائکۃ اللہ جو ہیں ان کو اپنی جماعت کے بھی اسماء معلوم نہ تھے۔ جب گھر کے ممبروں کی خبر نہیں تو دنیا کے کاموں میں دخل کیا دے سکیں گے۔

تم سب لوگ اپنے اندر مطالعہ کرو۔ میں تو عالم الغیب نہیں۔ تم سوچو۔ کیا تم میں سے کبھی کسی نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں۔ کسی کو چکمہ دیا ہے یا نہیں۔ کسی نے کسی سے فریب یا دھوکہ کیا ہے یا نہیں۔ بدمعاملگی کی ہے یا نہیں۔ بدنظری کی ہے یا نہیں کی۔ پھر خدا تو علیم و حکیم ہے۔ کیا وجہ ہے اس نے تو تم سے کہا۔ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ (النور: ۳۱) کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ: ۱۱۹) لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ (آل عمران: ۶۲) لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ (البقرۃ: ۱۸۹) تم نے ان احکام کی کہاں تک تعمیل کی جو دوسروں کو کہتے ہو۔

تو کار زمیں کے نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

اپنی حالت کو مطالعہ کرو۔ پچھلی حالت پر غور کر کے دیکھو۔ جہاں پر اعتراض کرتے ہو پہلے اپنے آپ کی تو خبر لے لو اور اصلاح کرو۔ میں تم سب کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ عید کی نماز کے بعد میری ایسی حالت ہو گئی کہ اب تک مسجد میں نماز کے لئے نہیں آ سکا اب بھی جانتا ہوں کہ میری کیا حالت ہے۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ ہونے سے بچاؤ۔ دوسرے کو جب کہو کہ پہلے خود سیدھے ہو لو۔ (الفضل جلد ۱ نمبر ۱۴۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

ایک صدی میں ایک ہی مجدد؟

مسیح محمدی کے پہلے جانشین کے ارشادات کی روشنی میں

سید ساجد احمد، فارگو، نارتھ ڈکوٹا

حکیم امت حضرت حافظ نورالدین رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پہلے خلیفہ ہونے کا شرف حاصل فرمایا اور احمدیت میں خلافت کی بنیادوں کو مضبوط فرمایا۔ آپ کا دینی و روحانی علم بہت وسعت کا حامل تھا۔ آپ کا طرز بیان اپنے اختصار میں جامعیت کا رنگ رکھتا تھا۔ آپ چند الفاظ یا چند فقروں میں بڑے وسیع مضامین بیان فرما دیتے تھے۔ آپ کی نظر دوررس تھی اور اسے تائید الٰہی بھی حاصل تھی کہ صدیوں بعد اٹھائے جانے والے مسائل کے بنیادی حل آنے والی نسلوں کے دلی اطمینان کے لئے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں، اور بعد میں آنے والے کسی خلیفہ یا اس کے اتباع پر تبدل و اختراع کا الزام نہ آئے۔

حق و باطل کی کشمکش ظہور انسانی کے روز اول سے جاری ہے۔ نیک طبعوں پر فرشتے اترتے ہیں تو شریر طبعوں کو طاغوتی طاقتیں مہمیز دیتی ہیں۔ خدائی وعدوں کو پورا کرتی ہوئی جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی نے مخالفین حق کو بوکھلا دیا ہے، اور وہ ہر وقت ایسی کوششوں میں سرگرداں ہیں کہ کسی طرح احمدی مسلمانوں کے ایمان خلافت کو ڈگمگا دیں۔ اس سلسلے میں ایک شوشہ جو آج کل چھوڑا جا رہا ہے اس کا تعلق امت محمدیہ میں مجددوں کے آنے سے ہے۔ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں جن میں سے ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ آیا ایک صدی میں صرف ایک ہی مجدد آسکتا ہے یا ایک سے زیادہ مجدد بھی آسکتے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد آسکتے ہیں تو شر پسندوں کے فریب کے در و دیوار دھڑام سے گر پڑتے ہیں۔

اس سلسلے میں اس جگہ حضرت حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے تین ارشادات پیش خدمت ہیں۔ پہلے دو ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ہیں، اور آپ کی موجودگی میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر مسیح پاک کو ان سے اتفاق نہ ہوتا تو آپ ان کی اصلاح فرما دیتے اور تیسرے اقتباس تک نوبت نہ پہنچتی۔

۱۹۰۳ میں حکیم الامت نے فرمایا: ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے، جو ایک خاص جماعت قائم کرتا ہے۔ میرا اعتقاد تو یہ ہے کہ ہر ۲۵ [پچیس]، ۵۰ [پچاس]، اور سو ۱۰۰ برس پر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کوثر ہو گا؟ (خطبہ عید الاضحیٰ ۱۱ مارچ ۱۹۰۳۔ الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ صفحہ ۱۴ [چودہ] تا ۱۶ [سولہ] از حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۵۰۳ [پانچ سو تین] زیر سورۃ الکوثر)

اس اقتباس میں لفظ اعتقاد خاص طور پر پلے باندھنے والا ہے اور اسے کسی بھی بحث میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی یہ آپ کا حتمی عقیدہ تھا نہ کہ نقلی حوالہ۔ نیز آپ نے مجددیت کو آنحضرت کو عطا شدہ کوثر میں شامل کیا ہے، اور اس دنیا میں حوض کوثر کی منبعوں کی نشاندہی فرمادی ہے۔

۱۹۰۸ میں آپ نے فرمایا: پھر آپ کا دین کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پر (یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے۔ بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد) اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچے راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تا کہ تم مخلص متقی بنو۔ (خطبہ عید الاضحیٰ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸۔ بدر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ صفحہ ۸ تا ۱۰۔ خطبات نور)

اس اقتباس میں آپ نے یہ وضاحت بھی فرمادی کہ ایک صدی میں صرف ایک مجدد کے آنے کی حد بندی بس ایک فرقے کی کم نظری ہے جو اوپر والے حوالے کو مد نظر رکھتے ہوئے انعام کوثر کے خلاف پڑتی ہے۔

تیسرا اقتباس ۱۹۱۰ کا ہے: لو لا ارسلت الینا رسولا: اللہ تعالیٰ نے اسی اتمام حجت کے لئے اب مجددین کا سلسلہ رکھا ہے۔ ۸۳ [تراسی] سال ۴ ماہ بعد مجدد آتا ہے۔ خارجیوں کے نزدیک ۵۰ [پچاس] سال بعد، بقول بعض ۲۵ [پچیس] سال بعد۔ شیعہ بھی ایک اعلم اہل الارض کی موجودگی کے قائل ہیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۹ جون ۱۹۱۰ از حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۱۱۵ [ایک سو پندرہ] زیر سورہ طٰہٰ)

مندرجہ بالا تین اقتباسات سے یہ واضح ہے کہ حضرت مولانا نور الدین ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد آنے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اگر بعد میں آنے والے خلفاء نے اس امر کی یاد دہانی کرانے سے کوئی نئی اختراع نہیں کی بلکہ آپ کے مؤقف کی تائید فرمائی اور آپ کے عقیدے کو مزید دلائل و شواہد سے مربوط و مضبوط تر مضمون کی شکل دے کر اراکین جماعت کے ایمان و ایقان کو جلا بخشی۔ فجزاہم اللہ جزاءً خیراً۔

افتراق پروردوں کے نزدیک خلیفۂ حق کے اپنے وقت کے مجدد بھی ہونے کی راہ میں ایک ہی بڑی رکاوٹ ہے کہ ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد نہیں ہو سکتے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا عقیدے سے مکمل طور پر دور ہو جاتی ہے۔ جیسے جماعت احمدیہ کے پہلے سو سال میں احمدیہ خلافت تجدید دین کا بیڑہ اٹھائے رہی، اسی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ صدیوں میں بھی مسیح پاک کے خلفا عام دنیا، اہل اسلام اور مؤمنوں کے لئے مشعل راہ ہدایت رہیں گے۔ اللّٰھم زد فزد۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دورۂ لاس اینجلس کی کچھ حسین یادیں اور تاثرات
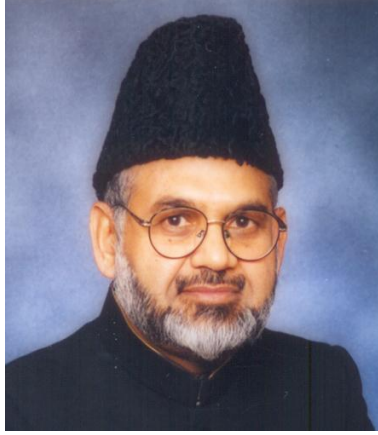
سید شمشاد احمد ناصر

ہمارے پیارے حضور حضرت سیدنا مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰۱۳ء کے مئی کے پہلے ہفتہ میں لاس اینجلس تشریف لائے۔ آپ نے یہاں پر ہر فرد جماعت کو جو دُور و نزدیک سے آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے سفر اختیار کر کے آئے تھے شرفِ ملاقات بخشا۔ رہنمائی فرمائی۔ اپنی نصائح سے نوازا۔ جماعت کو ان کی تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

غیروں نے بھی ملنے کی خواہش کی۔ حضور انور نے جو پہلے ہی سے افراد جماعت کے ساتھ ملاقاتوں اور دیگر پروگراموں میں بے حد مصروف تھے پھر بھی آپ نے باہر کے مہمانوں اور علاقہ کے معززین کو ملاقات کا شرف بخشا۔

اگرچہ آپ کے اس بابرکت دورہ پر ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا ہے مگر آپ کے اس تاریخ ساز دورہ کی یاد آج بھی تازہ ہے۔ کیا بچے، کیا بوڑھے، اور کیا نوجوان سب اس یاد کو اپنے دلوں میں تازہ رکھے ہوئے ہیں۔

اس کی رپورٹس تو الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ خاکسار چند حسین یادوں کا تذکرہ کرنے لگا ہے جس کا دل پر گہرا اثر ہے۔

1. افراد جماعت کو بارہا یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ہماری ملاقات ہو گئی حضور نے مجھ سے یہ پوچھا مجھے یہ ہدایت فرمائی۔ حضور نے مجھے یہ تحفہ دیا حضور نے میرے ساتھ یہ بات کی۔ بچے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ کوئی چاکلیٹ کھول کر جو اسے حضور کی طرف سے تحفۃً ملتا، کھول کر کھاتا کہ تبرک ہے۔ کوئی کہتا کہ نہیں میں تو اسے اپنے پاس رکھوں گا۔ کوئی چاکلیٹ کھانے کے بعد اس کے wrapper کو سنبھال لیتا کہ اس کو حضور کے بابرکت ہاتھ لگے ہیں یہ تو میں نہیں پھینکوں گا۔ یہ عقیدت، یہ محبت، یہ جذبہ کس طاقت نے ان کے دلوں میں پیدا کیا۔ صرف اس ایک بات سے ہی خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سمجھ آجاتی ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ ہمارے پیارے رسول محمد ﷺ نے فرمایا کہ جب خدا کسی سے محبت کرتا ہے تو فرشتے کے ذریعہ آسمان سے منادی کرا دی جاتی ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر اس کی محبت دلوں میں قائم ہو جاتی ہے۔

2. یہ دورہ جماعت کے افراد کی روحانی اور اخلاقی قوتوں کو تیز کرنے کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوا۔ مجھے مجملہ سعادتوں کے ایک سعادت اس

موقع پر یہ بھی نصیب ہوئی کہ خاکسار ناظم ملاقات تھا۔ اور میرے ساتھ مکرم مونس چودھری صاحب مکرم مظفر صدیقی صاحب اور مکرم ملک عبد القدیر صاحب ہوتے تھے۔ سینکڑوں مرتبہ ہمیں یہ دیکھنے کا موقع ملا کہ جب بھی مرد، خواتین اور بچے حضور انور سے ملاقات کر کے سامنے کے دروازے سے باہر نکلتے تھے تو ان کے چہرے پر ایک عجیب قسم کی طمانیت، خوشی ہوتی تھی۔ اکثر لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوتی تھیں۔ آنسو پونچھتے ہوئے کئی لوگوں اور کئی خواتین کو دیکھا گیا۔

3. نمازوں میں حاضری کی کیفیت تو بیان ہی نہیں کی جاسکتی۔ مسجد بھر جاتی رہی۔ پھر لوگ پہلے ہی آکر مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔ ہر ایک کی خواہش ہوتی تھی کہ حضور کے نزدیک ہو کر بیٹھے تاکہ وہ حضور کے چہرے کا دیدار کر سکے۔ بعض بچے تو مسجد کے اندر اور باہر راستہ پر کھڑے رہتے اور حضور کی آمد کا انتظار کرتے رہتے۔ اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو بلند آواز سے السلام علیکم بھی کہتے۔ جواب میں حضور بھی ہاتھ ہلا کر وعلیکم السلام کہتے۔
4. مسجد میں ہمیشہ لوگوں سے یہ باتیں سنی گئیں کہ حضور کے پیچھے نمازیں پڑھنے میں بہت مزا آرہا ہے۔ خصوصاً فجر، مغرب و عشاء میں جب حضور تلاوت فرماتے ہیں تو دلوں میں روحانیت کی عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔
5. کئی لوگوں نے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم میں خدا کا خلیفہ موجود ہے جس کو دیکھنے اور جس کو سننے کا ہمیں موقع مل رہا ہے۔ مجلس میں یہ باتیں بھی ہوتی تھیں کہ دوسرے لوگ اس نعمت سے محروم ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہیئے۔
6. حضور کی آمد کی وجہ سے نوجوانوں پر خاص اثر ہوا۔ ایک پارک میں حضور کے ساتھ سوال و جواب ہوئے۔ بلکہ تمام خدام آقا کو اپنے اندر موجود پاکر اپنی خوش بختی پر نازاں تھے، جس انداز سے حضور نے سب کے سوالوں کے جواب دیئے بعد میں بلکہ ابھی تک خدام اس بارے میں گفتگو کر رہے ہیں اور اس پر خوش ہیں۔
7. جیسا کہ خاکسار نے بتایا ہے کہ نوجوانوں کی روحانیت پر اس کا خاص اثر ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب وہ نمازوں میں پہلے سے بڑھ کر حاضر ہوا کریں گے۔ یہ خاص اثر حضور کی آمد کا تھا۔ خدا کرے یہ جذبہ ان کے اندر ہمیشہ قائم و دائم رہے، آمین۔
8. ہماری مسجد بیت الحمید کے ساتھ ہی ایک ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر مارمن چرچ ہے ان کے ساتھ جماعت کے کافی دیرینہ اور اچھے تعلقات ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں جب مسجد بیت الحمید کے کچن کے ایک حصہ میں بجلی کی وائرنگ کی خرابی کی وجہ سے آگ لگی اور ایک حصہ جل گیا اور کچھ عرصہ کے لئے مسجد کو بند کر دیا گیا۔ تو چند ماہ ان کے چرچ میں ہم جمعہ کی نماز پڑھتے رہے۔ پھر ۲۰۰۷ء میں جب ہم نے مسجد کی از سرِ نو تعمیر کا ارادہ کیا تو انہوں نے ہی ہمیں پیشکش کی اور قریباً ڈیڑھ دو سال تک ان کے چرچ میں باقاعدگی سے ہم جمعہ کی نماز ادا کرتے رہے اور انہوں نے نہ صرف ہمیں جگہ دی بلکہ اپنے دو نوجوانوں کو بڑی باقاعدگی کے ساتھ جمعہ کے دن ہمارے آنے سے پہلے بھجواتے جو جگہ کو آکر کھولتے، صاف کرتے، ہمارے لئے نماز کی دریاں اور چادریں بچھاتے اور لاؤڈ سپیکر اور پوڈیم کا انتظام کرتے، جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس دوران عید بھی آئی تو عید کیلئے وہ جگہ چھوٹی تھی۔ انہوں نے اپنا دوسرا چرچ جو بڑا تھا وہ ہمیں عید کی نماز کے لئے دے دیا۔ تو جب مارمن چرچ والوں کو خاکسار نے حضور کی لاس اینجلس اور مسجد بیت الحمید میں آمد کا بتایا تو انہوں نے فوراً ہی اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے افسران کے ساتھ His Holiness کی ملاقات ہو سکتی ہے؟

جیسا کہ خاکسار نے لکھا ہے کہ حضور پہلے ہی بہت مصروف تھے اور حضور کا ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ اور لمحات بھی بہت تیزی کے ساتھ گزر رہے تھے۔ لیکن جب حضور انور کی خدمت میں مارمن چرچ کے اونچے لیڈروں کی خواہش بتائی گئی تو حضور نے اسے قبول فرمایا۔

چنانچہ ۱۴ افراد پر مشتمل وفد ملنے آیا جن میں سے دو سالٹ لیک سٹی سے آئے تھے۔ ان سب نے متفقہ طور پر بعد میں بتایا کہ ہم His Holiness کے بہت شکر گزار ہیں کہ ہمیں مصروفیت میں سے وقت نکال کر ملنے کا موقع دیا اور ہماری باتوں کو انہوں نے توجہ سے سنا اور اسلام کا صحیح پیغام ہم امریکنوں تک پہنچایا۔ (مارمن چرچ کے کچھ لوگوں نے حضور کا خطاب بھی سنا تھا) بلکہ بعد میں دو مرتبہ مشن ہاؤس اور مسجد بیت الحمید بھی تشریف لائے اور شکریہ ادا کیا۔

انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا تھا کہ وہ His Holiness کے ساتھ تصویر بھی بنوانا چاہتے ہیں۔ جب انہیں تصویر بھجوائی گئی تو نہ صرف خوش تھے بلکہ شکریہ بھی ادا کر رہے تھے۔

9. لاس اینجلس کے علاقہ میں سیر الیونین لوگوں کی بھی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ خاکسار کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ یہ رمضان المبارک میں بھی ہماری مسجد میں افطاری لے کر آتے ہیں۔ اور پھر لاس اینجلس میں ایک مسجد میں ان کے اجلاس ہوتے ہیں۔ خاکسار کو کئی مرتبہ انہوں نے اپنے اجلاسوں میں بلایا۔ مسجد بیت الحمید میں بھی خاکسار نے ان کے ساتھ تقریبات منعقد کی ہیں۔ ہر موقع پر انہوں نے سیر الیون میں جماعت کی خدمات کو سراہا ہے۔ ایک سیر الیونین تو بڑی باقاعدگی کے ساتھ اپنے بچوں کو ہماری سنڈے سکول کی کلاسز کیلئے بھجواتا ہے۔

جب سیر الیونین کمیونٹی کو حضور کی آمد کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے بھی حضور سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر ان کا ایک بہت بڑا وفد بھی حضور سے ملنے آیا اور انہوں نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کی شخصیت متاثر کن تھی۔ اور ان کے اندر خدمت انسانیت کی حقیقی تڑپ پائی جاتی ہے اسی وجہ سے وہ افریقہ میں انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

10. مکرم مونس چودھری صاحب جو جماعت لاس اینجلس ایسٹ کے تبلیغ سیکرٹری ہیں کے زیر تبلیغ افراد کا ایک وفد جو مختلف ملکوں سے، جورڈن، لبنان، فلسطین اور ہندوستان سے تعلق رکھتا تھا، حضور سے ملا۔ ملاقات کے بعد انہوں نے بتایا کہ ہم حضور کے شکر گزار ہیں کہ ہمیں ملاقات کا موقع دیا اور ہمارے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ پیش آئے۔ جب کہ خود انکی جماعت کے بے شمار لوگ ملاقات کے لئے موجود تھے۔ ہمیں انہوں نے وقت دیا۔

یہ بھی بتایا کہ انکی شخصیت نہایت مسحور کُن اور متاثر کُن تھی۔ دل چاہتا تھا کہ آپ کی صحبت میں بیٹھے رہیں اور آپ کی باتیں سنتے رہیں بہ نسبت اس کے کہ ہم ان سے کوئی بات کریں۔ آپ کی شخصیت بہت بارعب تھی۔ ایک شخص نے (مہمان غیر از جماعت) حضور کو چلتے ہوئے دیکھا کہ گھر سے مسجد تشریف لا رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ آپ بہت مستعد ہیں۔ اتنا سفر کرنے، اتنی ملاقاتیں کرنے کے باوجود بھی، آپ پر تھکاوٹ کے آثار نہیں ہیں۔

11. برادرم علیم اپنی بہن کے ساتھ حضور کو ملے۔ ان کی بہن بہت کٹر عیسائی ہیں۔ برادر علیم (ایفروامریکن) بتا رہے تھے کہ میں لابی میں بیٹھا اپنی بہن کو خلیفہ کے بارہ میں سمجھا رہا تھا کہ وہ کتنی بڑی شخصیت کے مالک ہیں۔ ہمارے روحانی پیشوا ہیں ان کا کیا مقام ہے وغیرہ، تو میری بہن نے وہاں بیٹھے بیٹھے ٹویٹر پر اپنے سب رشتہ داروں کو بتایا کہ میں احمدیوں کی مسجد میں لاس اینجلس میں بیٹھی ہوں، اور ابھی تھوڑی دیر میں مجھے بہت بڑا اعزاز ملنے والا ہے کہ میں احمدی مسلمانوں کے خلیفہ سے ملوں گی اور وہ اسی طرح ہیں کہ اگر کیتھولک کے پوپ یہاں آجائیں اور مجھے اُن سے ملنے کا تو شاید موقع نہ ملے مگر ان سے مل رہی ہوں۔

برادرم علیم نے یہ بھی بتایا کہ جب میری بہن حضور سے مل چکی تو کہنے لگی کہ آپ کی شخصیت مسحور کن تھی اس پر وہ فخر محسوس کر رہی تھی کہ اس کے بھائی نے اسے بلایا اور حضور سے ملاقات کرائی۔ اور وہ اس پر بہت شکر گزار تھیں۔

12. ۱۰ر مئی ۲۰۱۳ء کو جمعہ تھا۔ حضور انور نے جمعہ پڑھایا اور پھر اس کے بعد اجتماعی بیعت بھی ہوئی۔ بیعت کرنے والوں میں کچھ نئے نوجوان بھی تھے۔ اور کچھ پرانے امریکن احمدی بھی شامل تھے۔ جو نئے نوجوان تھے اگرچہ انہیں خلیفہ وقت کے بارے میں یا نظام کے بارے میں ابھی اتنا کچھ معلوم نہ تھا جتنا پرانے احمدیوں کو مگر جس دن حضور روانہ ہوئے ہیں۔ یہ بالکل نو احمدی کہہ رہے تھے کہ حضور کی آمد سے ان کے اندر روحانیت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ اور ایک تبدیلی ان کے اندر دیکھنے میں آئی۔ حضور کے جانے کے بعد کئی مرتبہ انہوں نے ذکر کیا ہے اب اداسی بہت ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ حضور سے دوبارہ ملنے کے جلد سامان ہوں۔

13. ایک دوست نے بتایا کہ حضور کی موجودگی میں حقیقی طور پر یہ احساس تھا کہ "You are in the presence of a man of God."

14. ہمارے دو تین امریکن احمدی بھائیوں نے حضور انور کو shoehorn پیش کیا۔ اس پر وہ اتنا فخر محسوس کر رہے تھے کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جب انہوں نے مجھے یہ بات بتائی تو ان کی آواز میں رقت تھی اور آنکھیں نم تھیں۔

15. ہمارے ریڈیو شو کے ایک ہوسٹ Mr. Paul Lane ہیں وہ خود اپنی اہلیہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضور کا ہوٹل میں جو ایڈریس تھا اسے سنا تو اپنے ریمارکس یہ دیئے کہ

حقیقت میں امن کے اس پیغام سے جو تقدس مآب (His Holiness) نے ہمیں دیا ہم اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے جس انداز میں دہشت گردی کی بھی مذمت کی ہے وہ بھی قابل ستائش ہے۔ میں اس بات سے بھی جماعت احمدیہ کی خوبی سے متاثر ہوا ہوں اور اس حقیقت کو نظر تحسین سے دیکھتا ہوں کہ احمدیوں پر مظالم کے باوجود احمدیوں میں بہت زیادہ استقامت اور صبر پایا جاتا ہے اور کبھی بھی احمدیوں نے ظلم کے مقابلہ پر نہ صرف یہ کہ ظلم نہیں کیا بلکہ کبھی بدلہ بھی نہیں لیا۔

My wife and I enjoyed the event and press conference with His Holiness Mirza Masroor Ahmad. We were really impressed by the message of peace and the condemnation of all terrorism regardless of it's from a Muslim, Christian or any group. I also admire the perseverance of the Ahmadiyya Muslim Community in face of severe persecution and the restraint not to retaliate.

Paul Lane

Bureau Chief, KCAA Morning Show Host, NBC News Radio KCAA 1050 AM

www.kcaaradio.com

16. پاکستان کی سب سے بڑی Blog کے ایڈیٹر مکرم علی عباس تاج صاحب نے بھی حضور سے ملاقات اور حضور کے خطاب کو ہوٹل میں سنا تھا۔ پریس کانفرنس میں بھی انہوں نے حضور سے سوال کیا تھا۔ جس پر حضور نے فرمایا تھا کہ میں اپنے خطاب میں اس کا جواب دوں گا۔ خطاب کے بعد جب مکرم علی عباس تاج صاحب نے حضور انور سے مصافحہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ حضور کی تقریر اور خطاب میں عالمگیر مسلمانوں کے لئے نہایت اہم نصائح تھیں۔ شام کے حوالہ سے جو حضور نے بیان کیا اس کو انہوں نے خوب سراہا ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حضور کے خطاب نے اسلام، آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی عزت کو بڑھایا ہے۔

17. جس دن حضورِ انور کی روانگی تھی اس دن، روانگی سے بہت پہلے ہی لوگ آموجود ہوئے۔ مسجد کے باہر خواتین، بچے، بڑے، بوڑھے اور نوجوان سب اپنے آقا کو الوداع کہنے کیلئے جمع ہو گئے تھے۔ اس موقع پر جب حضور نے دعا کروائی تو مسجد اور ایئرپورٹ پر بھی کئی لوگوں کو میں نے روتے ہوئے دیکھا۔ ہمارے امریکن احمدی بھائیوں کے دل کی بھی عجیب کیفیت تھی ان کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اور بعد میں انہوں نے خاکسار سے اس کا ذکر بھی یوں کیا کہ حضور انور کے جانے پر مسجد میں اداسی ہو گئی ہے۔ گویا کہ ہر چیز خالی خالی نظر آ رہی تھی۔ بعض کا تو یہ تاثر تھا کہ ہم لندن جا کر حضور کو ملیں گے بعض کہتے تھے کہ خدا کرے حضور اب پھر اگلے سال تشریف لا سکیں۔ گویا ان کی تشنگی ختم نہ ہوئی تھی۔ بلکہ اور بڑھی اور وہ بزبان حال یہ کہہ رہے تھے

بوئے گُل سیر ندیدم و بہار آخر شد

اگر چہ یہ دو ہفتہ کا دورہ تھا مگر پلک جھپکتے ہی گزر گیا۔ دعا ہے کہ حضور کے اس دورہ پر حضور نے جو ہمیں ہدایات دیں۔ نصائح سے نوازا، اس پر ہمیں عمل کی توفیق ملے۔ اور حضور دوبارہ بھی جلد تشریف لائیں، آمین

تحریک وقف نو کے متعلق تفصیلی ہدایات

ڈاکٹر شمیم احمد، انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ لنڈن

جو احباب اپنے بچوں کو تحریک وقفِ نو میں شامل کرنا چاہتے ہوں یا ان کے بچے پہلے سے شامل ہوں ان کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایات شائع کی جارہی ہیں۔

(1) تحریک وقفِ نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ بچوں کی ولادت سے قبل والدین خود سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں کہ وہ اپنے ہونے والے بچے کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

(2) بعض احباب اپنے رشتہ داروں، عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔ اگر خود خط نہ لکھ سکتے ہوں یعنی ان پڑھ ہوں تو بھی درخواست والدین کی طرف سے ہونی چاہئے۔ زندگی کا وقف کرنا ایک سنجیدہ معاملہ ہے اس لئے کسی اور کی طرف سے درخواست پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی اور یہی جواب دیا جاتا ہے کہ والدین خود لکھیں۔

(3) بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے جبکہ وقفِ نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔ جو احباب اپنی مقامی جماعتوں میں اندراج کرواتے ہیں اور مرکز کو اطلاع نہیں کرتے ان کے بچوں کو وقفِ نو میں شامل نہیں کیا جاتا۔

(4) مقامی، ضلعی اور نیشنل سیکرٹریانِ وقف نو کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بچوں کو اس وقت تک اپنی وقفِ نَو کی فہرست میں شامل نہ کیا کریں جب تک والدین ان کو وکالت وقف نو یا شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کی طرف سے منظوری اور حوالہ نمبر کا خط نہ دیں۔ ہر بچے اور ان کی فیملی کے لئے ایک مخصوص نمبر الاٹ کیا جاتا ہے۔ سیکرٹریان اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ محض اس بات پر بچے وقفِ نو میں شامل نہیں ہوتے کہ والدین نے کبھی خط لکھ دیا تھا اس لئے لازمی ہے کہ بچہ وقف میں شامل ہو گیا ہے۔

(5) درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی نہیں لکھا ہوتا جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہوا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بھجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وقت شعبہ وقفِ نو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے کارروائی نہیں کی جا سکی۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں جو چار چار خطوط لکھتے ہیں مگر کسی خط پر بھی پتہ نہیں لکھتے اور ہر خط میں یہ شکایت ضرور لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں دیا گیا۔ اس ضمن میں یہ بھی گزارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے اندر خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

(6) بعض احباب لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں ملا یا انہیں حوالہ نمبر وقف نو نہیں بھجوایا گیا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بعض شہروں اور ملکوں میں ڈاک کی خرابی کی وجہ سے خطوط یہاں نہیں پہنچتے یا یہاں سے بھجوائے ہوئے خطوط انہیں موصول نہیں ہو پاتے۔ بعض احباب کو چار چار دفعہ جواب دیں تب ان تک پہنچ پاتا ہے۔ وقف کا خط لکھنے کے بعد یا فارم بھجوانے کے بعد آپ کا پتہ تبدیل ہو جائے یا ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جائیں تو لازمی طور پر شعبہ وقفِ نو کو اطلاع دیں ورنہ جواب آپ کے گذشتہ پتہ پر چلا جائے گا اور آپ کو نہیں ملے گا۔

ربوہ کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے دفاتر یا بیوت الحمد کا پتہ لکھنے کی بجائے گھر کا پتہ درج فرمایا کریں تا کہ انہیں براہ راست گھر کے پتہ پر جواب بھجوایا جاسکے۔ بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ لکھ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی ممکن نہیں۔

(7) وقف کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوائے جائیں:

(ا)....بچہ / بچی کے والد کا نام

(ب)...بچہ / بچی کی والدہ کا نام

(پ)...بچہ / بچی کے دادا کا نام

(ت)...گھر کا مکمل پتہ بمعہ ملک کا نام جس پر جواب بھجوایا جاسکے۔

(ج)....خط میں اپنے گھر کا ٹیلیفون نمبر یا موبائل ٹیلیفون نمبر ضرور درج کریں۔ پاکستان کے جو احباب اپنا ٹیلیفون نمبر درج کرتے ہیں انہیں شعبہ وقفِ نو کی طرف سے فون کر دیا جاتا ہے کہ ان کا خط موصول ہو گیا ہے اور کب تک انہیں کاغذات مل جائیں گے۔

بہت کم والدین ہیں جو خط پر تاریخ درج کرتے ہیں جس سے پتہ نہیں چلتا کہ کب فیکس کیا تھا یا خط لکھا تھا۔ اس لئے درخواست ہے کہ لازمی طور پر خط لکھنے کی تاریخ ضرور درج کی جائے۔

یہ بھی درخواست ہے کہ ناموں کو احتیاط سے لکھا جانا چاہئے اور ہمیشہ ایک طرح نام لکھنا چاہئے کیونکہ کمپیوٹر بدلتے ہوئے ناموں میں فرق نہیں کر سکتا جس سے غلطی اور تکرار کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام عبد الماجد طاہر ہے تو اسے صرف ماجد یا طاہر نہیں لکھنا چاہئے۔ یورپ میں رہنے والوں کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ اپنا نام بہت احتیاط سے لکھا کریں اور ویسے لکھا کریں جس طرح پاکستان میں لکھا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام چوہدری رشید احمد آصف ہے تو اسے آصف چوہدری احمد رشید نہیں لکھنا چاہئے۔

(8) جو احباب اپنے خطوط اپنی مقامی جماعتوں میں جمع کروا دیتے ہیں یا بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بھجواتے ہیں انہیں نوٹ کر لینا چاہئے کہ ان کے خطوط لندن دستی ڈاک سے آتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے خطوط بہت تاخیر (کم از کم 6 ماہ کی تاخیر) سے شعبہ وقف نو کو موصول ہوتے ہیں ان کے جواب میں اسی نسبت سے تاخیر ہوتی ہے اور پھر یہ بات شکایات کا موجب بنتی ہے۔ درخواست ہے کہ وقفِ نو کے بارہ میں لکھے ہوئے خطوط مقامی جماعتوں میں جمع نہ کرائے جائیں اور نہ ہی ربوہ کے پتہ پر خط ارسال کئے جائیں۔

پاکستان کے احباب کو یہ بات لازمی طور پر نوٹ کرنی چاہئے کہ پاکستان کی ڈاک بعض مجبوریوں کی بناء پر براہ راست پوسٹ نہیں کی جاسکتی۔ سارے پاکستان کی ڈاک مقامی سیکرٹریان کے توسط سے تقسیم کی جاتی ہے جس میں بعض جماعتوں میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ اپنی مقامی جماعت کے مرکز سے یا سیکرٹری وقفِ نو سے رابطہ رکھیں۔ بعض والدین اپنی مقامی جماعتوں سے پتہ کرنے کی بجائے لندن شکایت کا خط لکھ دیتے ہیں اس لئے لازمی ہے کہ پہلے اپنی مقامی جماعت سے رابطہ کریں۔ اگر وہاں بھی نہ ملے تو پھر انچارج شعبہ وقفِ نو لندن سے رابطہ کیا جائے۔

(9) بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بھجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور فیکس نمبر درج نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی اپنا پتہ درج فرماتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

جو احباب فیکس کے ذریعہ وقف کی درخواست بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مضمون کے چاروں طرف کم از کم ایک انچ کا حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو احتمال ہے کہ فیکس میں پتہ پرنٹ ہونے سے رہ جائے۔ پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دیا جاسکتا۔

(10) بعض احباب وقف کا خط لکھتے وقت اسی خط میں بہت سی اور باتیں درج کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا خط مختلف شعبوں سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے۔ وقف کی درخواست مختصر لکھیں تو بہتر ہے اور اگر جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا کریں۔

(11) شعبہ وقفِ نو کی طرف سے جو حوالہ نمبر بھجوایا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے ایک فائل بنا کر محفوظ کیا جانا چاہئے۔ بعض احباب حوالہ نمبر وقف نو کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ ان کے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بھجوا دیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔ بغیر معین کوائف کے ہزارہا بچوں میں سے ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بھجوانا ممکن نہیں۔ اس لئے انہیں لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تاکہ حوالہ نمبر تلاش کیا جاسکے جس سے خط و کتابت کا کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔

حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے براہ راست اور صرف انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو لکھا جائے کیونکہ حوالہ نمبر وقف نو لندن سے جاری کیا جاتا ہے۔ بعض احباب امراء، مربیان یا دیگر دفاتر سے رابطہ کرتے ہیں۔ حوالہ نمبر کے لئے مکمل تفصیلی کوائف کے ساتھ انچارج شعبہ وقفِ نو کو لکھا جانا چاہئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حوالہ نمبر پہلے سے ہی بھجوایا جا چکا ہو۔

جو والدین لندن سے ارسال کردہ فارم واپس نہیں بھجواتے انہیں یاد دہانی کا فارم بھجوایا جاتا ہے اگر وہ فارم بھی واپس نہ آئے اور بچے کی عمر بڑی ہو چکی ہو تو اس وقت بچوں کو وقفِ نو میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی نوٹ کر لیا جانا چاہئے کہ محض خط و کتابت کی بنیاد پر بچوں کو وقفِ نو میں شامل نہیں کیا جاتا۔ شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ فارم واپس بھجوایا جائے تا کہ حوالہ نمبر الاٹ کیا جائے جس کے بعد بچے وقف میں شمار ہو سکتے ہیں۔

(12) وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(13) وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر نصاب وقف نو، خطبات وقف نو، اردو کے قاعدہ جات وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی جماعت یا مرکزی جماعت سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کریں اور جو ہدایات ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ یہ کتب اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقفِ نو سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ نیشنل سیکرٹریان یہ کتب اپنے ملکی نظام کے تحت ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل) لنڈن کے توسط سے منگوا سکتے ہیں۔

(14) پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ بعض احباب کئی کئی سال تک اپنے پتہ کی تبدیلی سے آگاہ نہیں کرتے۔ اگر وقف نو کا فارم پُر کرنے کے بعد سے آپ کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے اور آپ نے ابھی تک اطلاع نہیں کی تو درخواست ہے کہ فوری طور پر شعبہ ہذا کو اپنے نئے پتہ کی اطلاع دیں اور خط و کتابت کرتے وقت وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں۔ شعبہ وقف نو کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:

Waqf-e-Nou Department (Central)

16 Gressen Hall Road, LONDON

SW18 5QL U.K.

(15) وقف نو کی درخواستیں براہ راست شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کی فیکس پر بھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔ دفتر کا فیکس نمبر درجِ ذیل ہے

44-208544-7643۔

اس کے علاوہ دفتر ہذا سے ٹیلیفون کے ذریعہ بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ دفتر کا ٹیلیفون 44-208544-7633 ہے اور دفتری اوقات لندن کے وقت کے مطابق صبح 10 بجے تا شام 7 بجے تک ہیں۔

اس کے علاوہ فوری رابطہ ای میل کے ذریعہ بھی ممکن ہے مگر صرف فوری کاموں کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے نیز یہ بھی درخواست ہے کہ اس ای میل پر صرف وقفِ نو کے متعلقہ امور کے لئے رابطہ کیا جائے۔ آپ کی ای میل موصول ہونے کے بعد اسی وقت شعبہ وقفِ نو کی طرف سے رسید گی کی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کی ای میل موصول ہو گئی ہے نیز اس کے ساتھ دیگر ہدایات بھی درج ہوتی ہیں جنہیں پڑھ لینا چاہئے۔

شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کا ای میل ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:

waqfenoulondon@hotmail.co.uk.

احباب سے گذارش

میں اپنے بھائی ڈاکٹر مہدی علی بشیر الدین قمر شہید کے حالاتِ زندگی پر ایک کتاب مرتب کر رہی ہوں۔

اگر احباب کے پاس آپ کے متعلق کوئی قابل ذکر واقعات ہوں تو مندرجہ ذیل ذرائع سے رابطہ کر لیں۔

ثمینہ ارائیں ملک۔

1411 Mayhurst Blvd, McLean VA 22102 USA

saminaarain@yahoo.com 201-788-0594

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

(درثمین)

امتہ الباری ناصر

'سچا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانے میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھلانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے اور اس زمانے میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا ہے دیکھو آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور طرح طرح کے خوارق ظہور میں آرہے ہیں اور ہر ایک حق کا طالب ہمارے پاس رہ کر نشانوں کو دیکھ سکتا ہے خواہ وہ عیسائی ہو یا یہودی یا آریہ، یہ سب برکات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں

محمد است امام و چراغِ ہر دو جہاں
محمد است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نہ گویمش از ترسِ حق مگر بخدا
خدا نماست وجودش برائے عالمیاں

کتاب البریہ،روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 157

آتھم قیصر ہے یا قیصر آتھم ہے

ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بڑے نشان تھے جو ایک اُن میں سے آتھم کے قصہ سے مشابہ اور دوسرا لیکھرام کے ماجرا سے مماثلت رکھتا تھا۔ اِس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ صحیح بخاری کے صفحہ ۵ میں مذکور ہے۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط دعوتِ اسلام کا قیصر رُوم کی طرف لکھا تھا اور اُس کی عبارت جو صفحہ مذکورہ بخاری میں مندرج ہے یہ تھی۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ من محمدٍ عبد اللّٰہ و رسُولہ الٰی ھرقل عظیم الرّوم۔ سلام علٰی من اتبع الھدیٰ۔ امّا بعد فانّی ادعوک بدعایۃ الاسلام اَسلِم تَسْلِم یؤتک اللّٰہ اجرک مرّتین۔ فان تولّیت فانّ علیک اثم الیریسیین۔ و یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ یعنی یہ خط محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو خدا کا بندہ اور اُس کا رسول ہے روم کے سردار ہرقل کی طرف ہے۔ سلام اُس پر جو ہدایت کی راہوں کی پیروی کرے اور اس کے بعد تجھے معلوم ہو کہ میں دعوتِ اسلام کی طرف تجھے بلاتا ہوں یعنی وہ مذہب جس کا نام اِسلام ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ انسان خدا کے آگے اپنی گردن رکھ دے اور اُس کی عظمت اور جلال کے پھیلانے کے لئے اور اُس کے بندوں کی ہمدردی کے لئے کھڑا ہو جائے اِس کی طرف میں تجھے بلاتا ہوں۔ اسلام میں داخل ہو جا کہ اگر تو نے یہ دین قبول کر لیا تو پھر سلامت رہے گا اور بے وقت کی موت اور تباہی تیرے پر نہیں آئے گی اور اگر ایسا نہ کیا تو پھر موت اور ہاویہ درپیش ہے اور اگر تو نے اسلام کو قبول کر لیا تو خدا تجھے دو اجر دے گا۔یعنی ایک یہ کہ تو نے مسیح علیہ السلام کو قبول کیا اور دوسرا یہ اجر ملے گا کہ تو نبی آخر الزمان پر ایمان لایا لیکن اگر تو نے منہ پھیرا اور اسلام کو قبول نہ کیا تو یاد رکھ کہ تیرے ارکان اور مصاحبین اور تیری رعیّت کا گناہ بھی تیری ہی گردن پر ہو گا۔ اے اہل کتاب! ایک ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو تم میں اور ہم میں برابر ہے یعنی دونوں تعلیمیں انجیل اور قرآن کی اس پر گواہی دیتی ہیں اور دونوں فرقوں کے نزدیک وہ مسلّم ہے کسی کو اِس میں اختلاف نہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم محض اُسی خدا کی پرستش کریں جو واحد لاشریک ہے اور کسی چیز کو اُس کے ساتھ شریک نہ کریں نہ کسی انسان کو نہ کسی فرشتہ کو نہ چاند کو نہ سورج کو نہ ہوا کو نہ آگ کو نہ کسی اور چیز کو اور ہم میں سے بعض خدا کو چھوڑ کر

اپنے جیسے دوسروں کو خدا اور پروردگار نہ بنالیں اور خدا نے ہمیں کہا ہے کہ اگر اس حکم کو سن کر یہ لوگ باز نہ آویں اور اپنے مصنوعی خداؤں سے دست بردار نہ ہوں تو پھر ان کو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم خدا کے اس حکم پر قائم ہیں کہ پرستش اور اطاعت کے لئے اُسی کے آستانہ پر گردن رکھنی چاہیئے اور وہ اسلام جس کو تم نے قبول نہ کیا ہم اُس کو قبول کرتے ہیں۔ یہ خط تھا جو ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی طرف لکھا تھا اور اُس کو قطعی طور پر ہلاکت اور تباہی کا وعدہ نہیں دیا بلکہ اُس کی سلامتی اور ناسلامتی کے لئے شرطی وعدہ تھا۔ اور صحیح بخاری کے اسی صفحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر قیصر روم نے حق کی طرف رجوع کر لیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مُدت تک اُس کو مہلت دی گئی۔ لیکن چونکہ وہ اُس رجوع پر قائم نہ رہ سکا اور اُس نے شہادت کو چھپایا اِس لئے کچھ مہلت کے بعد جو اُس کے رُجوع کی وجہ سے تھی پکڑا گیا۔ اور اُس کا رجوع اُس کے اِس کلمہ سے معلوم ہوتا ہے جو صحیح بخاری کے صفحہ ۴ میں اِس طرح پر مذکور ہے۔فان کان ما تقول حقّا فسیملک موضع قدمی ھاتین۔ و قد کنتُ اعلم انّہ خارج و لم اکن اظنّ انّہٗ منکم۔ فلو انّی اعلم انّی أخلص الیہ لتجشّمتُ لقاءہ۔ و لو کنتُ عندہ لغسلتُ عن قدمیہ۔اس عبارت کا ترجمہ کرنے سے پہلے یہ بات ہم یاد دلا دیتے ہیں کہ یہ واقعہ اُس وقت کا ہے جبکہ قیصر رُوم نے ابوسفیان کو جو تجارت کی تقریب سے مع اپنی ایک جماعت کے شام کے ملک میں وارد تھا اپنے پاس بلایا اور اُس وقت قیصر اپنے ملک کا سیر کرتا ہوا بیت المقدس میں یعنی یروشلم میں آیا ہوا تھا اور قیصر نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ابوسفیان سے جو اُس وقت کفر کی حالت میں تھا بہت سی باتیں پوچھیں۔ اور ابوسفیان نے اِس وجہ سے جو اُس دربار میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا ایک سفیر بھی موجود تھا جو تبلیغ اِسلام کا خط لے کر قیصر روم کی طرف آیا تھا بجز راست گوئی کے چارہ نہ دیکھا کیونکہ قیصر نے اُن اُمور کے استفسار کے وقت کہہ دیا تھا کہ اگر یہ شخص واقعات کے بیان کرنے میں کچھ جھوٹ بولے تو اس کی تکذیب کرنی چاہیئے سو ابوسفیان نے پردہ دری کے خوف سے سچ سچ ہی کہہ دیا اور جس قدر قیصر نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کچھ حالات دریافت کئے تھے وہ سچائی کی پابندی سے بیان کر دیئے گو اُس کا دِل نہیں چاہتا تھا کہ صحیح طور پر بیان کرے مگر سر پر جو مکذبین موجود تھے وہ خوف دامنگیر ہو گیا اور جھوٹ بولنے میں اپنی رسوائی کا اندیشہ ہوا جب وہ سب کچھ قیصر رُوم کے رُوبرو بیان کر چکا تو اُس وقت قیصر نے وہ کلام کہا جو مندرجہ بالا عربی عبارت میں مذکور ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر یہ باتیں سچ ہیں جو تو کہتا ہے تو وہ نبی جو تم میں پیدا ہوا ہے عنقریب وہ اِس جگہ کا مالک ہو جائے گا جس جگہ یہ میرے دونوں قدم ہیں اور قیصر نجوم کے علم میں بہت دسترس رکھتا تھا۔ اِس علم کے ذریعے سے بھی اُس کو معلوم ہوا کہ یہ وہی مظفر اور منصور نبی ہے جس کا توریت اور انجیل میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اور پھر اُس نے کہا کہ مجھے تو معلوم تھا کہ وہ نبی عنقریب نکلنے والا ہے مگر مجھے یہ خبر نہیں تھی کہ وہ تم میں سے نکلے گا اور اگر میں جانتا کہ میں اُس تک پہنچ سکتا ہوں تو میں کوشش کرتا کہ اُس کو دیکھوں۔ اور اگر میں اُس کے پاس ہوتا تو اپنے لئے یہ خدمت اختیار کرتا کہ اُس کے پیر دھویا کروں۔ فقط یہ وہ جواب ہے جو قیصر نے خط کے پڑھنے کے بعد دیا یعنی اُس خط کے پڑھنے کے بعد جس میں قیصر کو اُس کی تباہی اور ہلاکت کی شرطی دھمکی دی گئی تھی اور گو قیصر نے اَسلم تَسلم کی شرط کو جو خط میں تھی پورے طور پر ادا نہ کیا اور عیسائی جماعت سے علیحدہ نہ ہوا لیکن تاہم اُس کی تقریر مذکورہ بالا سے پایا جاتا ہے کہ اُس نے کسی قدر اِسلام کی طرف رجوع کیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اُس کو مہلت دی گئی۔ اور اُس کی سلطنت پر بکلّی تباہی نہیں آئی اور نہ وہ جلد تر ہلاک ہوا۔ اب جب ہم ڈپٹی آتھم کے حال کو قیصر رُوم کے حال کے ساتھ مقابل رکھ کر دیکھتے ہیں تو وہ دونوں حال ایک دوسرے سے ایسے مشابہ پائے جاتے ہیں کہ گویا آتھم قیصر ہے یا قیصر آتھم ہے۔ کیونکہ ان دونوں نے شرطی پیشگوئی پر کسی حد تک عمل کر لیا اس لئے خدا کے رحم نے رفق اور آہستگی کے ساتھ ان سے معاملہ کیا اور اُن دونوں کی عمر کو کسی قدر مہلت دے دی۔ مگر چونکہ وہ دونوں خدا کے نزدیک اخفائے شہادت کے مجرم ٹھہر گئے تھے اور آتھم کی طرح قیصر نے بھی گواہی کو پوشیدہ کیا تھا۔ کیونکہ اُس نے بالآخر اپنے ارکانِ دولت کو اپنی نسبت بدظن پا کر اِن لفظوں سے تسلی دی تھی کہ وہ میری پہلی باتیں جن میں مَیں نے اِسلام کی رغبت ظاہر کی تھی اور تمہیں ترغیب دی تھی وہ باتیں میرے دل سے نہیں تھیں بلکہ میں تمہارا امتحان کرتا تھا کہ تم کس قدر عیسائی مذہب میں مستحکم ہو

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحات 372 تا 376)

لیکھرام اور کسریٰ

لیکھرام کا حال کسریٰ سے یعنی خسرو پرویز سے مشابہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط پہنچنے پر اُس نے بہت غصہ ظاہر کیا اور حکم دیا کہ اُس شخص کو

گرفتار کرکے میرے پاس لانا چاہیئے۔ تب *اُس نے صوبہ یمن کے گورنر کے نام ایک تاکیدی پروانہ لکھا کہ وہ شخص جو مدینہ میں پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے جس کا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کو بلا توقف گرفتار کرکے میرے پاس بھیج دو۔ اُس گورنر نے اِس خدمت کے لئے اپنے فوجی افسروں میں سے دو مضبوط آدمی متعین کئے کہ تا وہ کسریٰ کے اِس حکم کو بجالاویں۔ جب وہ مدینہ میں پہنچے اور اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ظاہر کیا کہ ہمیں یہ حکم ہے کہ آپ کو گرفتار کرکے اپنے خداوند کسریٰ کے پاس حاضر کریں تو آپ نے اُن کی اِس بات کی کچھ پرواہ نہ کرکے فرمایا کہ میں اِس کا کل جواب دُوں گا۔ دوسری صبح جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے خداوند نے تمہارے خداوند کو (جس کو وہ بار بار خداوند خداوند کرکے پکارتے تھے) اُسی کے بیٹے شیرویہ کو اُس پر مسلط کرکے قتل کر دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب یہ لوگ یمن کے اُس شہر میں پہنچے جہاں سلطنت فارس کا گورنر رہتا تھا تو ابھی تک اُس گورنر کو کسریٰ کے قتل کئے جانے کی کچھ بھی خبر نہیں پہنچی تھی اس لئے اُس نے بہت تعجب کیا مگر یہ کہا کہ اِس عدول حکمی کے تدارک کے لئے ہمیں جلد تر کچھ نہیں کرنا چاہیئے جب تک چند روز تک پایۂ سلطنت کی ڈاک کی انتظار نہ کرلیں۔ سو جب چند روز کے بعد ڈاک پہنچی تو اُن کاغذات میں سے ایک پروانہ یمن کے گورنر کے نام نکلا جس کو شیرویہ کسریٰ کے ولی عہد نے لکھا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ ”خسرو میرا باپ ظالم تھا اور اُس کے ظلم کی وجہ سے اُمورِ سلطنت میں فساد پڑتا جاتا تھا اِس لئے میں نے اُس کو قتل کر دیا ہے۔ اب تم مجھے اپنا شہنشاہ سمجھو اور میری اطاعت میں رہو۔ اور ایک نبی جو عرب میں پیدا ہوا ہے جس کی گرفتاری کے لئے میرے باپ نے تمہیں لکھا تھا اُس حکم کو بالفعل ملتوی رکھو“۔ اور جیسا کہ ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ قیصر اور آتھم کا قصہ بالکل باہم مشابہ ہے ایسا ہی ہم اِس جگہ بھی اِس بات کے لکھنے کے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اسی طرح لیکھرام کا قصہ کسریٰ یعنی خسرو پرویز کے قصّے سے نہایت شدید مشابہت رکھتا ہے کیونکہ جس طرح کسی ہندو نے جو اپنے تئیں نو مسلم قرار دیتا تھا لیکھرام کے پیٹ پر حربہ چلایا اسی طرح شیرویہ نے خسرو کے پیٹ پر حربہ چلایا۔ اور اُن دونوں واقعات لیکھرام اور کسریٰ سے اُس وقت خبر دی گئی تھی جبکہ کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ ایسا واقعہ عنقریب ہم سنیں گے۔ اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جو کچھ آتھم اور قیصر روم کو عذابِ الٰہی پیش آیا وہ جمالی رنگ میں تھا اور آتھم اور قیصر روم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ شرطی تھی اور اُس شرط کے موافق جبکہ وہ دونوں اُس شرط کے کسی قدر پابند ہو گئے اُن کو ایک تھوڑے عرصہ تک مہلت دی گئی تھی لیکن جو غیب گوئی لیکھرام اور کسریٰ یعنی خسرو پرویز کی نسبت کی گئی تھی وہ بلا شرط تھی اور یہ دونوں وقوعہ کسریٰ اور لیکھرام کے جلالی رنگ میں ظہور میں آئے تھے اور جیسا کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کسریٰ کا مارا جانا ایک بڑا معجزہ تھا کہ وہ سخت دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ایسا ہی اگر مسلمان چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ لیکھرام کا مارا جانا بھی ایک بڑا معجزہ تھا کیونکہ وہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن اور بدزبان تھا۔ ہاں کسریٰ اور لیکھرام میں یہ فرق تھا کہ کسریٰ ایک بادشاہ تھا جو اپنی عداوت کے جوش میں تلوار سے کام لے سکتا تھا اور لیکھرام ایک برہمن عوام ہندوؤں میں سے تھا جس کے پاس بجز بدزبانی اور فحش گوئی اور نہایت قابلِ شرم گالیوں کے اور کچھ نہ تھا اور کسریٰ ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور لیکھرام نے آنجناب کی مقدس شان اور راستبازی اور نبوت کے پاک چشمہ پر حملہ کرنا چاہا اِس لئے خدا نے جو اپنے پیاروں کے لئے غیرت مند ہے۔ کسریٰ کے واقعہ سے تیرہ ۱۳۰۰ سو برس بعد پھر اپنے پاک نبی کی عزت اور راستبازی کی حمایت کے لئے لیکھرام کی موت سے وہ معجزہ دوبارہ دِکھلایا جو فارس کے پایہ تخت میں خاص ایوانِ شاہی میں شیرویہ کے ہاتھ سے دِکھلایا گیا تھا۔ اِس سے ہر ایک انسان کو سبق ملتا ہے کہ خدا کے پیاروں اور برگزیدوں کی عزت یا جان پر حملہ کرنا اچھا نہیں ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحات 376 تا 378)